سورة یونس

آیات ۱۵ - ۲۱

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ
اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا يَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰۤى اِلَیَّ ۚ
اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّیْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَ لَاۤ
اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ ۫ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ
افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ
دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ
اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾
وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَ لَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ
بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا
الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ
بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِیْۤ اٰيَاتِنَا ؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ؕ اِنَّ رُسُلَنَا
يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ

وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ -اور جب پڑھی جاتی ہیں اُن پر

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلاوَةً - پڑھنا، پڑھ کر سنانا...

اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ - ہماری آیات واضح ہوتے ہوئے

قَالَ الَّذِیْنَ - تو کہتے ہیں وہ لوگ جو

لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا -امید نہیں رکھتے ہماری ملاقات کی

رَجَا يَرْجُو ، رَجاءً - امید رکھنا

لِقَاء۔ ملاقات

ائْتِ بِقُرْاٰنٍ - آپ لائیں کوئی قرآن

أَتَى يَأْتِي ، إِتْيانًا - آنا

اس کے بعد والا لفظ اگر با سے شروع ہو تو پھر ترجمہ "لانا" سے

غَیْرِ هٰذَآ - اس کے علاوہ

اَوْ بَدِّلْهُ - یا آپ تبدیل کریں اس کو

قُلْ مَا یَكُوْنُ - آپ کہہ دیجیے نہیں ہوگا

لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ - میرے لیے (ممکن) کہ میں تبدیل کروں اس کو

مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۵﴾

مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ - اپنے نفس کی طرف سے

تِلْقَآئِ - طرف

لِقَآءٌ - سے، جس کے معنی ملاقات

تِلْقَآئِ - میں ی زائد ہے اس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا

لِقَآءٌ - (ملاقات)، چونکہ آمنے سامنے ہوتی ہے تو اس جگہ کو تِلْقَاءَ کہا جاتا ہے

اسی اعتبار سے طرف اور جہت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا - نہیں میں پیروی کرتا مگر

اِنْ (نافیہ)۔ اِنْ کے بعد اگر اِلَّا آئے تو اِنْ نفی کے معنی دیتا ہے

مَا یُوْحٰۤی اِلَیَّ - اس کی جو وحی کیا جاتا ہے میری طرف

اِنِّیْۤ اَخَافُ - بیشک میں ڈرتا ہوں

اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ - اگر میں نافرمانی کروں اپنے رب کی

عَصَى يَعْصِي ، عِصْيَانًا - نافرمانی کرنا

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ - ایک عظیم دن کے عذاب سے

نَفْسِیْ ، اِلَیَّ ، اِنِّیْ ، رَبِّیْ - میں آخری ي ضمیر واحد متکلم (1st person singular pronoun) ہے

وَ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِمۡ اٰيَاتُنَا بَيِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِيۡنَ لَا يَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَيۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ قُلۡ مَا
يَكُوۡنُ لِىۡۤ اَنۡ اُبَدِّلَهٗ مِنۡ تِلۡقَآىِٕ نَفۡسِىۡ ۚ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ
يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵﴾

جب انہیں ہماری صاف صاف باتیں سُنائی جاتی ہیں تو وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے، کہتے ہیں کہ "اِس کے بجائے کوئی اور قرآن لاؤ یا اس میں کچھ ترمیم کرو" اے محمدؐ، ان سے کہو "میرا یہ کام نہیں ہے کہ اپنی طرف سے اس میں کوئی تغیر و تبّدل کرلوں میں تو بس اُس وحی کا پیرو ہوں جو میرے پاس بھیجی جاتی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے ہولناک دن کے عذاب کا ڈر ہے

And whenever Our clear revelations are recited to them, those who do not expect to meet Us say: 'Bring us a Qur'an other than this one, or at least make changes in it. Tell them (O Muhammad): 'It is not for me to change it of my accord. I only follow what is revealed to me. Were I to disobey my Lord, I fear the chastisement of an Awesome Day.

وَ اِذَا تُتۡلٰی عَلَیۡهِمۡ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ لَا یَرۡجُوۡنَ لِقَآءَنَا ائۡتِ بِقُرۡاٰنٍ غَیۡرِ هٰذَاۤ اَوۡ بَدِّلۡهُ ؕ

قرآن میں ترمیم کا مطالبہ

- قرآن مجید توحید کی دعوت دیتا ہے اور اللہ کی ذات کے سوا تمام معبودوں کی نفی کرتا ہے۔ اس کے پیغام میں شرک و بت پرستی کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ عملاً قرآن مجید نے جو انسانیت ساز دستور زندگی پیش کیا ہے وہ سراسر مشرکین کے مفادات اور خواہشات کے خلاف تھا، اس لیے وہ چاہتے تھے کہ یہ نیا دین ان کے عقائد اور مفادات کو تحفظ دے، ان کی خواہشات کو مدِ نظر رکھا جائے، اس لیے انہوں نے یہ مطالبہ پیش کیا کہ اس قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا قرآن پیش کرو، یہ قرآن بہت سخت (rigid) ہے اس کے احکام ہمارے لیے قابل قبول نہیں۔ یا اس میں کچھ مداہنت (compromise) کا انداز ہونا چاہیے
- مشرکین جو اللہ سے ملاقات کے منکر ہیں کا یہ اعتراض اس مفروضے پر مبنی تھا کہ محمد ﷺ جو کچھ پیش کر رہے ہیں یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے بلکہ ان کے اپنے دماغ کی تصنیف ہے
- اس اعتراض میں یہ بھی مضمر تھا کہ آپؐ نے کیا یہ توحید، آخرت اور اخلاقی پابندیوں کی بحث چھیڑ دی ہے اگر رہنمائی کے لیے اٹھے ہو تو کوئی ایسی چیز پیش کرو جس سے قوم کا بھلا ہو اور اس کی دنیا بنتی نظر آئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ ہمارے بتوں پر تنقید کریں اور شریعت کے وہ احکام لائیں جو ہمارے رسم و رواج کے خلاف ہوں۔ حلال و حرام کی ایسی پابندیاں لگائیں جس سے ہماری معیشت کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے۔ ایسے مکارم اخلاق کی تعلیم دیں جس میں ہماری خواہشات نفس کے لیے کوئی جگہ نہ ہو؟

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۵﴾

○ مشرکین کے اس اعتراض کے دونوں پہلوؤں کا یہاں بالواسطہ جواب دیا گیا ہے:

⇦ آپ ﷺ کو فرمایا گیا کہ آپؐ کہہ دیں کہ میں اس کتاب میں اپنی طرف سے کسی تبدیل کرنے کا مجاز نہیں کیونکہ یہ کتاب اللہ کا کلام ہے، میری تصنیف نہیں۔ تم نے آنکھوں پر پٹی باندھ لی ہے اور کانوں میں ڈاٹ لگا لی ہے تو اور بات ہے ورنہ تم بھی جانتے ہو کہ وہ کلام کسی انسان کے کلام کے مشابہ نہیں۔

جس طرح اللہ کی ذات بے مثال ہے اسی طرح اس کا کلام بھی بے مثال ہے۔ اس کے الفاظ، اس کی تراکیب، اس کے جملے، اس کے محاورے، اس کی تلمیحات، اس کی ضرب الامثال، اس کی پیشگوئیاں، اس کے علمی محاکمے، اس کی تبشیر، اس کا انذار، اس کے وعدے، اس کی وعیدیں کوئی چیز ایسی نہیں جسکی نظیر لانا انسان کے بس میں ہو

⇦ یہ اللہ کا کلام ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں تو میرا کام اس کا امین بن کر دکھانا ہے۔ میں اس کا ایسا پیروکار ہوں جو باقی سب کے لیے نمونہ اور اسوہ ہے۔ مجھے ہر صورت میں اور ہر طرح کے حالات میں اس کی کتاب کی پیروی بھی کرنی ہے اور اس کی حفاظت بھی کرنی ہے اور اگر خدانہ کرے میں اس کے کسی لفظ کو بدلنے کی کوشش کروں یا اس کی کسی بات کو تبدیل کردوں یا کوئی نئی چیز اپنی طرف سے داخل کردوں تو میں اللہ کا رسول ہونے کے باوجود اس کی گرفت سے بچ نہیں سکتا۔

○ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ (44) لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ (45) ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ (46) اگر (ہمارا رسول) اپنی طرف سے کوئی بات گھڑ کے ہماری طرف منسوب کردے، ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیں، پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیں

قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَاۗئِ نَفْسِيْ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۚ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾

- قرآن کی عبارت، اعراب، طریقہ تحریر اور تلاوت کا طریقہ بھی، سب رب کی طرف سے ہے ان میں سے کسی میں تبدیلی کا اختیار کسی کو بھی نہیں
- وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ۚ لَّا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ - (6:115) آپ کے رب کا کلام سچائی اور انصاف کے اعتبار سے کامل ہے، اس کے کلام کا کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے
- إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (15:9) یہ ذکر (یعنی قرآن) ہم نے ہی اُتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں

☜ نزاعی و اختلافی مسائل و معاملات میں بحیثیت مسلمان ہمارا کیا نقطہ نظر ہونا چاہیے؟

☜ داعیین قرآن، دینی راہنماؤں اور مبلغین کی ذمہ داری ہے کہ وہ معارف الٰہی (قرآن کی تعلیمات) کو بغیر کسی کمی بیشی اور دخل اندازی کے لوگوں تک پہنچائیں، اور وہ لوگوں کی خوشنودی حاصل کرنے کو اپنا ہدف بنانے اور ان کی خواہشات نفسانی کے مطابق بات کرنے سے پرہیز کریں

☜ فرامین الٰہی سے روگردانی کی صورت میں کوئی شخص حتی کہ انبیاء بھی اللہ کی پکڑ سے محفوظ نہیں ہیں

☜ دین میں تحریف (وحی الٰہی میں تبدیلی اور کمی بیشی کرنا) ایسا ناقابل بخشش گناہ ہے کہ جسکا انجام عذاب اخروی

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ - آپ کہیے اگر چاہتا اللہ

مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ - تو میں اسے پڑھ کر نہ سناتا تم کو

تَلَا يَتْلُوْ ، تِلاوَةً - پڑھنا، پڑھ کر سنانا...

وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ - اور وہ باخبر نہ کرتا تم کو اس سے

أدرى يُدري إِدْراءً- اطلاع دینا

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ - تو میں رہ چکا ہوں تم لوگوں میں

لِبث يَلْبَثُ ، لَبْثًا - رہنا، قیام کرنا

عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ - ایک عمر اس سے پہلے

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ - تو کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے

فَمَنْ اَظْلَمُ - پس کون زیادہ ظالم ہے

مِمَّنِ افْتَرٰى - اس سے جس نے گھڑا

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ۝۱۷

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا۔ اللہ پر ایک جھوٹ

اَوْ كَذَّبَ - یا جھٹلایا

بِاٰيٰتِهٖ - اس کی آیات کو

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ - بیشک نہیں فلاح پاتے

الْمُجْرِمُوْنَ - مجرم لوگ

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ
﴿١٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٧﴾

اور کہو "اگر اللہ کی مشیّت نہ ہوتی تو میں یہ قرآن تمہیں کبھی نہ سناتا اور اللہ تمہیں اس کی خبر تک نہ دیتا آخر اس سے پہلے میں ایک عمر تمہارے درمیان گزار چکا ہوں، کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟

پھر اُس سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو گا جو ایک جھوٹی بات گھڑ کر اللہ کی طرف منسوب کرے یا اللہ کی واقعی آیات کو جھوٹا قرار دے یقیناً مجرم کبھی فلاح نہیں پا سکتے

Tell them: 'Had Allah so willed, I would not have recited the Qur'an to you, nor would Allah have informed you of it. I have spent a lifetime among you before this. Do you, then, not use your reason?

Who, then, is a greater wrong-doer than he who forges a lie against Allah or rejects His signs as false? Surely the guilty shall not prosper.

محمد اقبال

قُلۡ لَّوۡ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَیۡکُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰىکُمۡ بِهٖ ۫ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِیۡکُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

آپ ﷺ کی زندگی — قرآن کی حقانیت کا ثبوت

- یہ آپ ﷺ کی عظمتِ کردار کی بھی دلیل ہے اور قرآن کی حقانیت کی بھی، کہ آپ ؐ نے مکہ میں ان لوگوں کے درمیان چالیس برس گذارے، نہ باقاعدہ تعلیم حاصل کی، نہ کسی عالم سے ملے، نہ کبھی شعر کہا، نہ خطبہ دیا ، پھر اچانک وہ ایسی کتاب پیش کی جس کی فصاحت ہر کلام کی فصاحت سے اعلیٰ اور ہر نظم و نثر سے بالا ہے اور افکار واعمال کے تمام ضابطے اس میں مذکور ہیں اور جن وانس اس کی مثل لانے سے قاصر
- آپ ؐ مکہ کے جس معاشرے میں قیام پزیر تھے وہاں کے خاص و عام کے کردار سے لوگ واقف تھے، آپ ؐ کا کردار تو سورج کی طرح روشن اور نمایاں ترین تھا، آپ ؐ کی دیانت وامانت ، عدالت ورحمت ، عفت و پاکدامنی، آپ ؐ کے اخلاق و معاملات غرض ی پوری شخصیت منفرد اور بے داغ تھی
- ان مقدمات و نکات کو ذہن میں رکھ کر فیصلہ کیجیے کہ مکہ کے ماحول میں پلنے بڑھنے والا تمہاری قوم کا یہ فرزند اگر کوئی کلام پیش کر رہا ہے جس سے فصاحت و بلاغت اور علم و حکمت کے چشمے ابلتے ہیں، جس کی دعوت سے توحید کا نور پھوٹتا ہے، جو ظلم و ناانصافی کے ماحول میں رحمت و مودّت کا پیکر ہے، اُمّی ہونے کے باوجود جس کی زبان سے علم کے سوتے پھوٹتے ہیں، جس کی زبان سے اخلاق اور محبت کے پھول جھڑتے ہیں، جس کے پیش کردہ کلام کے مثل عرب کے تمام شاعر ایک شعر تک نہیں لا سکتے اور اس کلام کے حقائق جن وانسان کے لیے تا ابد ایک چیلنج ہیں، وہ اگر اللہ کا رسول نہیں ہے تو خود سوچو، عقلِ سلیم سے تمہیں کیا واسطہ ؟

قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ ۖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿١٦﴾

- خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَهَتَفَ يَا صَبَاحَاهْ فَقَالُوا مَنْ هَذَا فَاجْتَمَعُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ سَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا **مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ كَذِبًا** ......(البخاری)
- جب آپ نے اپنی سیرت اہل مکہ کے سامنے بطور دلیل پیش کی تو کسی کو بھی آپؐ کے کردار میں نقص ثابت کرنے کی جرات نہ ہوسکی، اگر آپؐ کے کردار میں معمولی نقص بھی ہوتا تو فورا کہتے کہ نبی کی سیرت میں کوئی نقص کیسے ہوسکتا ہے، جبکہ نبی اعلان نبوت سے پہلے بھی ہر گناہ سے معصوم ہوتا ہے
- **ایک قرآنی اصول** : افراد کی ماضی کی انفرادی اور اجتماعی زندگی ان کی شخصیت کی شناخت کا ایک ذریعہ ہے۔
- اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے حق ہونے پر ہی مکمل ثبوت پیش نہیں کیا بلکہ عام معاملات میں کھرے کھوٹے اور حق اور باطل کی پہچان کا ایک اصول بھی بتادیا:

کہ کسی شخص کو کوئی عہدہ یا منصب سپرد کرنا ہو تو اس کی قابلیت اور صلاحیت کو جانچنے کا بہترین اصول یہ ہے کہ اس کی پچھلی زندگی کا جائزہ لیا جائے، اگر اس میں سچائی و امانت داری موجود ہے تو آئندہ بھی اس کی توقع کی جاسکتی ہے اور اگر پچھلی زندگی میں اس کی دیانت و امانت اور سچائی کی شہادت موجود نہیں ہے تو آئندہ کے لئے محض اس کے کہنے اور دعوے کی وجہ سے اس پر اعتماد کرنا دانشمندی نہیں

☜ آج مسلمانوں کے معاشرے میں ذمہ داریوں کی سپردگی میں جس قدر غلطیاں ہیں اور جن کی وجہ سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہورہی ہیں، ان سب کی اصلی وجہ اسی فطری اور قرآنی اصول کو چھوڑ کر رسمی چیزوں کے پیچھے پڑنا ہے

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ

وَيَعْبُدُوْنَ - اور وہ عبادت کرتے ہیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ - اللہ کے علاوہ کی

مَا لَا يَضُرُّهُمْ - جو تکلیف نہیں دیتا ہے ان کو

وَلَا يَنْفَعُهُمْ - اور نہ ہی نفع دیتا ہے ان کو

وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ - اور وہ کہتے ہیں یہ

شُفَعَآؤُنَا - شفاعت کرنے والے ہیں ہماری

شُفَعَاء ، شَفِيْع - کی جمع (شفاعت کرنے والے)

عِنْدَ اللّٰهِ - اللہ کے پاس

قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ - آپ کہیے کیا تم لوگ خبر دیتے ہو اللہ کو

نَبَّأَ يُنَبِّئُ ، تَنْبِيْئًا - خبر دینا (۱۱)

بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ ﴿۱۸﴾

بِمَا لَا یَعۡلَمُ - اس کی جو وہ نہیں جانتا

فِی السَّمٰوٰتِ - آسمانوں میں اور نہ ہی زمین میں

وَ لَا فِی الۡاَرۡضِ - اور نہ ہی زمین میں

سُبۡحٰنَہٗ وَ تَعٰلٰی - پاکیزگی اس کی ہے اور وہ بالاتر ہے

تَعَالٰی یَتَعَالٰی ، تَعَالِیًا - آنا،برتر ہونا، بلند ہونا

عَمَّا یُشۡرِکُوۡنَ - اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ
اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

یہ لوگ اللہ کے سوا اُن کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں نہ نفع، اور کہتے یہ ہیں کہ یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں اے محمدؐ، ان سے کہو "کیا تم اللہ کو اُس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے نہ زمین میں؟" پاک ہے وہ اور بالا و برتر ہے اُس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں

They worship, beside Allah, those who can neither harm nor profit them, saying; 'These are our intercessors with Allah.' Tell them (O Muhammad): 'Do you inform Allah of something regarding whose existence in the heavens or on the earth He has no knowledge? Holy is He and He is exalted far above what they associate with Him in His divinity'.

وَيَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ قُلْ اَتُنَبِّـُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الْاَرْضِ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾

زمانۂ قدیم وجدید کا عقیدۂ سفارش اور اس کا رد

- یہ مشرکین مکہ کا بنیادی عقیدہ تھا، وہ اپنے معبودوں کو کائنات کا مالک اور خالق نہیں مانتے تھے بلکہ ان شخصیتوں کو جن کے بت بنا کر وہ پوجتے تھے انہیں وہ اللہ کے قرب کا وسیلہ اور اپنا سفارشی سمجھتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ اِن کی سفارش سے اُن کا دنیاوی کاروبار چل رہا ہے اور ان کے کام بنے ہوئے ہیں

- آج کی دنیا میں بھی انسان آگ، سانپ، ہاتھی، چاند، سورج، ستارے، پانی، بتوں، مزاروں اور قبروں کی پوجا کرتے ہیں، ان سے اس بے عقلی اور بے وقوفی کا پوچھا جائے کہ تو یہی کہتے ہیں کہ ہم اللہ کو تو مانتے ہیں اِن کو تو صرف سفارش کے لیے پوجتے ہیں، خدا اِن کی سنتا ہے اور ان کی سفارش پر دنیوی رزق یا اخروی نجات کے فیصلے کرتا ہے۔ یہ ہماری مرادیں اللہ سے منوا دیں گے اور بخشش کروائیں گے

- یہاں اس عقیدے کی پرزور نفی کی گئ ہے (اور کس اسلوب میں؟) کیا یہ اللہ کے ساتھ شرک کرنے والے اللہ کو کسی ایسی حقیقت کی خبر دے رہے ہیں جس کو وہ نہیں جانتا؟ یعنی اس طرح کے سفارشیوں کا کائنات میں تو کوئی وجود نہیں تو پھر یہ کس کے بارے میں خبر دے رہے ہیں؟

- یعنی ایسی کوئی چیز اگر فی الواقع موجود ہوتی تو وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ضرور ہوتی۔ سو تمہارے ان خودساختہ اور فرضی سفارشیوں کا کوئی وجود سرے سے ہے ہی نہیں۔ یہ سب تم لوگوں کی بے سند اور فرضی اور وہمی باتیں ہیں جن کی نہ اصل ہے نہ اساس۔ اور جن کے معبود ایسے فرضی اور واہمی ہوں گے وہ خود کیا ہوں گے؟ (ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ) یعنی طالب بھی ضعیف اور مطلوب بھی ضعیف

وَيَعۡبُدُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمۡ وَلَا يَنۡفَعُهُمۡ وَيَقُوۡلُوۡنَ هٰٓؤُلَاۤءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ قُلۡ اَتُنَبِّـُٔوۡنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى السَّمٰوٰتِ وَلَا فِى الۡاَرۡضِ ؕ سُبۡحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا يُشۡرِكُوۡنَ ۝۱۸

- اللہ تعالیٰ اپنی صفات کا جو تعارف اپنی عظیم کائنات میں کرا رہا ہے اس کے لحاظ سے اس قسم کے تمام عقائد بالکل بے جوڑ ہیں۔ ایسے کسی عقیدہ کا مطلب یہ ہے کہ خدا وہ نہیں ہے جو بظاہر اپنی تخلیقی صفات کے آئینہ میں نظر آ رہا ہے یا پھر خدا کی صفتوں میں تضاد ہے۔ ظاہر ہے کہ ان دنوں میں سے کوئی چیز ممکن نہیں۔
- اللہ مالک الملک قادر مطلق، عظیم و برتر ان کے اس شرک سے بالکل پاک ہے۔ اسے کسی سفارش کی کسی مددگار اور کسی دوست کی ہر گز ضرورت نہیں، اس بات کی اس نے متعدد مقامات پر پرزور تردید فرمائی ہے، وہ تمام جہانوں کا اکیلا خالق اور مالک ہے اسی کی عبادت کرکے اسی سے منتیں مرادیں مانگنی چاہئیں۔

انسان احسنِ تقویم بھی اور اسفل سافلین بھی

- توحید یہ ہے کہ آدمی ظاہری چیزوں سے گزر کر غیب میں چھپے حقیقت (اپنے رب، مالک و خالق) کو پا لے۔
- شرک یہ ہے کہ آدمی ظاہری چیزوں میں اٹک کر رہ جائے۔ وہ چیزوں ہی کو چیزوں کے خالق کا مقام دے دے۔

گاہ مری نگاہِ تیز چیر گئی دلِ وجود   گاہ اُلجھ کے رہ گئی میرے توہّمات میں

- انسان کو یہ بصیرت بھی حاصل ہو سکتی ہے کہ وہ اس ظاہری دنیا میں چھپے باطنی راز بھی دیکھ لے اور ان کی گہرائی تک پہنچ کر حقیقتوں کو منکشف کر دے اور اس پستی میں بھی گر سکتا ہے کہ اپنی ہی ذات کے پیدا کردہ شکوک و شبہات میں الجھ کر رہ جائے اور انہی کا غلام بن کے رہ جائے

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَیَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَیْهِ

وَمَا كَانَ النَّاسُ - اور نہیں تھے لوگ

اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً - مگر ایک امت

اُمّت- ہر اس گروہ کو کہا جاتا ہے کہ جس کا محور کوئی ایک شے ہو

فَاخْتَلَفُوْا - پھر انھوں نے اختلاف کیا

وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ - اور اگر نہ ہوتا ایک فرمان

لَوْ - حرفِ شرط (conditional particle)

سَبَقَتْ - جو پہلے سے (طے) ہوا

سَبَقَ یَسْبِقُ ، سَبْقًا - پہلے ہونا، پہلے طے ہونا، پہلے گذرنا

مِنْ رَّبِّكَ - آپ کے رب (کی طرف) سے

لَقُضِیَ بَیْنَهُمْ - تو ضرور فیصلہ کردیا جاتا ان کے مابین

قَضَى يَقْضِي ، قَضَاءً- فیصلہ کرنا

فِیْمَا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ - اس میں جس میں یہ اختلاف کرتے ہیں

وَیَقُوْلُوْنَ - اور وہ کہتے ہیں

اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوۡا ۚ اِنِّىۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾

لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ - کیوں نہیں اتاری گئی اس پر

لَوْ لَا - کلمہ تَحْضِیْض (exhortation particle)
جس سے کسی کو ابھارا جاتا ہے، تلقین کی جاتی ہے

اٰيَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ - کوئی نشانی ان کے رب (کی طرف) سے

فَقُلۡ اِنَّمَا - تو آپ کہیں کچھ نہیں سوائے اس کے کہ

اِنَّمَا - کلمہ ٔ حصر (preventive particle)
جو معنی کو محدود کر دیتا ہے

الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ - غیب تو اللہ کے لیے ہے

فَانْتَظِرُوۡا - پس تم لوگ انتظار کرو

اِنِّىۡ مَعَكُمۡ - بیشک میں (بھی) تمہارے ساتھ

مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ - انتظار کرنے والوں میں سے ہوں

کفار کی طرف سے فرمائشی معجزے کا مطالبہ - ان لوگوں کے عناد اور ان کی ضد اور ہٹ دھرمی کا ایک نمونہ تھا کہ پیغمبر کے اتنے معجزات دیکھنے کے باوجود وہ لوگ ایسے خاص معجزوں کی فرمائش کرتے تھے۔ تو انھیں کہا گیا کہ معجزہ اللہ کے ہاتھ میں ہے لہٰذا انتظار کرو، میں بھی انتظار کرتا ہوں

وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ؕ وَلَوْ لَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ١٩ وَ
يَقُوْلُوْنَ لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلْ اِنَّمَا الْغَيْبُ لِلّٰهِ فَانْتَظِرُوْا ۚ اِنِّيْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِيْنَ ٢٠ ع

ابتداءً سارے انسان ایک ہی امّت تھے، بعد میں انہوں نے مختلف عقیدے اور مسلک بنا لیے، اور اگر تیرے رب کی طرف سے پہلے ہی ایک بات طے نہ کر لی گئی ہوتی تو جس چیز میں وہ باہم اختلاف کر رہے ہیں اس کا فیصلہ کر دیا جاتا

اور یہ جو وہ کہتے ہیں کہ اِس نبیؐ پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہ اتاری گئی، تو ان سے کہو "غیب کا مالک و مختار تو اللہ ہی ہے، اچھا، انتظار کرو، میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں

Once all men were but a single community; then they disagreed (and formulated different beliefs and rites). Had it not been that your Lord had already so ordained, a decisive judgement would have been made regarding their disagreements.

They say: 'Why was a sign not sent down upon the prophet from His Lord? Tell (such people): 'The realm of the Unseen belongs to Allah. Wait, then; I shall wait along with you.

وَمَا كَانَ النَّاسُ اِلَّآ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخْتَلَفُوْا ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ فِيْمَا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝۱۹

توحید کے حق میں تاریخ کی شہادت

- بعض فلسفیوں اور مؤرخین نے یہ مفروضہ اپنایا کہ انسان اپنی حیوانی زندگی سے ترقی کرتے ہوئے کچھ روحانی تقاضے ایجاد کیے جن کو پورا کرنے کے لیے اس نے پہلے مظاہر فطرت کی پرستش کی پھر بت پرستی کی پھر انسانوں کی پرستش کی اور پھر توحید کی طرف آیا۔ جبکہ قرآن اس کے برعکس یہ بتاتا ہے کہ دنیا میں انسان کی زندگی کا آغاز ہدایت کی روشنی میں ہوا ہے۔
- پہلے انسان کو ہی اللہ نے باشعور پیدا کیا، اسے حق اور ناحق کے راستے بتا دیئے، وہ اپنے خالق ومالک کے بارے میں بھی مکمل شعور سے بہرہ ور تھا۔ اللہ نے اسے اپنی ضروریات کے حصول کے لیے زمین پر محنت کرنے اور تلاش و جستجو اور تحقیق و تفتیش کو رہنما بنانے کا حکم دیا تھا۔ ،اپنی بندگی کا حکم دیا، اور اسی سے مانگنے کا سلیقہ سکھایا
- یہ مضمون اس سے پہلے سورۃ البقرۃ میں بھی گزر چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ابتدا دین فطرت سے کی ، اس وقت تمام انسان توحید کے ماننے والے تھے۔ انسانیت کی ابتدا شرک سے نہیں ہوئی ، حضرت آدم علیہ السلام سے انسانوں کی نسل چلی ہے چنانچہ جس طرح تمام انسان نسلاً ایک تھے اسی طرح نظریاتی طور پر بھی وہ سب ایک ہی امت تھے۔ بنی نوع انسان کے مابین تمام نظریاتی اختلافات بعد کی پیداوار ہیں۔
- اگر اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی یہ فیصلہ نہ کرلیا ہوتا کہ حقیقت کو انسانوں کے حواس سے پوشیدہ رکھ کر اُن کی عقل و فہم اور ضمیر و وجدان کو آزمائش میں ڈالا جائے گا، اور جو اس آزمائش میں ناکام ہو کر غلط راہ پر جانا چاہیں گے انہیں اس راہ پر جانے اور چلنے کا موقع دیا جائے گا، تو حقیقت کو آج ہی بے نقاب کرکے سارے اختلافات کا فیصلہ کیا جاسکتا تھا۔

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾

وَاِذَآ اَذَقْنَا - اور جب ہم چکھاتے ہیں

(ذ و ق)

أذَاقَ يُذِيْقُ ، إذَاقَةً - مزہ چکھانا (IV)

ذَاقَ يَذُوْقُ ، ذَوْقًا - مزہ چکھنا

النَّاسَ رَحْمَةً - لوگوں کو کچھ رحمت

مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ - اس تکلیف کے بعد جس نے

ضَرَّآءَ - سختی اور تنگ حالی

مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ - چھوا اُن کو تب ان کے لیے

مَسَّ يَمَسُّ ، مَسًّا - چھونا

مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا - کوئی مکر (حیلہ بہانہ) کرنا ہے ہماری نشانیوں میں

مَكْر - حیلہ، بہانہ (اگر اس کی نسبت انسان کی طرف ہو۔ اگر اللہ کی طرف ہو تو بمعنی تدبیر

قُلِ اللّٰهُ - آپ کہیے اللہ

اَسْرَعُ مَكْرًا - سب سے تیز ہے بلحاظ تدبیر کرنے کے

سُرْعَةٌ - سے افعل التفضیل کا صیغہ

اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ - یقیناً ہمارے رسول (فرشتے) لکھتے ہیں

مَا تَمْكُرُوْنَ - اس کو جو تم لوگ بہانے بناتے ہو

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ
اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ٢١

لوگوں کا حال یہ ہے کہ مصیبت کے بعد جب ہم ان کو رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو فوراً
ہی وہ ہماری نشانیوں کے معاملہ میں چال بازیاں شروع کر دیتے ہیں ان سے کہو ”اللہ
اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے، اس کے فرشتے تمہاری سب مکّاریوں کو قلم بند کر
رہے ہیں

No sooner than We bestow mercy on a people after hardship has hit them than they begin to scheme against Our signs. Tell them: 'Allah is swifter in scheming. Our angels are recording all your intriguing.

وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ مَّكْرٌ فِيْٓ اٰيَاتِنَا ۭ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ مَكْرًا ۭ اِنَّ رُسُلَنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿٢١﴾

انسانی فطرت وجبلت کا ذکر

- یہ پھر اسی قحط کی طرف اشارہ ہے جس کا ذکر آیات ۱۱ ــ ۱۲ میں گزر چکا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ تم نشانی آخر کس منہ سے مانگتے ہو۔ ابھی جو قحط تم پر گزرا ہے اس میں تم اپنے ان معبودوں سے مایوس ہو گئے تھے جنہیں تم نے اللہ کے ہاں اپنا سفارشی ٹھہرا رکھا تھا اور جن کے متعلق کہا کرتے تھے کہ فلاں آستانے کی نیاز تو تیر بہدف ہے۔ اور فلاں درگاہ پر چڑھاوا چڑھانے کی دیر ہے کہ مراد بر آتی ہے۔ تم نے دیکھ لیا کہ ان نام نہاد خداؤں کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہے اور سارے اختیارات کا مالک صرف اللہ ہے
- وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَاۗىِٕمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ۭ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢﴾ انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس پر کوئی سخت وقت آتا ہے تو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہم کو پکارتا ہے، مگر جب ہم اس کی مصیبت ٹال دیتے ہیں تو ایسا چل نکلتا ہے کہ گویا اس نے کبھی اپنے کسی بُرے وقت پر ہم کو پکارا ہی نہ تھا اس طرح حد سے گزر جانے والوں کے لیے ان کے کرتوت خوشنما بنا دیے گئے
- اس بات کو قرآن میں دوسری جگہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سمندری سفر کے دوران میں سازگار ہواؤں کے بعد جب طوفانی موج کے باعث کشتی ڈگمگانے لگتی ہے تو یہ اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور طوفانی تھپیڑوں سے نکلتے ہی وہ گمراہی وضلالت کی وادیوں میں بھٹکنے لگتے ہیں۔ بالکل اسی طرح انسانی زندگی اور اس کے اعمال جب تک اللہ کے حکم کے تحت ہوتے ہیں، مفید اور کارآمد ہوتے ہیں مگر جب یہ نفسانی خیالات کے تابع ہو جاتے ہیں تو وہ اعمال خود اس انسان اور دوسرے لوگوں کے لیے وبال اور عذاب کا باعث بن جاتے ہیں۔